فانہٗ لِی وَاَنَا اَجْزِی بِہٖ ۔ (مشکوٰۃ کتاب الصیام ص۱۷۳)

مخصوص طور پر صرف میرے لئے ہوتا ہے۔ اور میں ہی اسکی جزا دونگا۔

عبادات میں صرف صوم کی خصوصیت ہے کہ اس میں ریا کی گنجائش نہیں۔ یہ بات کسی عبادت میں نہیں پائی جاتی۔ دوسری عبادتوں مثلاً نماز، صدقہ وغیرہ میں ریا سے بچنے اور اخلاص پیدا کرنے کی کچھ نہ کچھ کوشش کرنا پڑتی ہے مگر روزے میں معمولی نیت ہی سے اخلاص خود بخود پیدا ہو جاتا ہے اور ریا کا شبہ باقی نہیں رہتا۔ روزے کی اس خصوصیت کو سامنے رکھنے سے حدیث مذکور کا مطلب یہ سمجھ میں آتا ہے کہ صوم دوسروں کی نظروں سے مخفی ہوتا ہے۔ اس لئے اسکی جزا بھی مخفی رکھی گئی اور وہ اتنے اونچے درجہ کی ہوگی کہ اس دنیا میں اسکا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ گویا اسے عقل و تخیل سے بھی پوشیدہ کر دیا گیا تاکہ جب قیامت کے دن اسکی جزا عطا فرمائی جائے تو روزہ دار کو حیرت کے ساتھ مسرت بے پایاں بھی حاصل ہو کیونکہ جب کوئی نعمت یکایک ملتی ہے تو اسکا لطف بڑھ جاتا ہے۔ خصوصاً جب وہ نعمت بہت بڑی اور توقع سے بہت زیادہ ہو۔ ———

(باقی)

چینی کی پریشانی

شکر کے غم سے پریشاں ہے ہر امیر و غریب
یہ کہہ رہا تھا کوئی شخص گھنٹہ گھر کے قریب
کوئی تو صورتِ اُمید اب نظر آئے
خدا کرے مجھے پیشاب میں شکر آئے

(دلاور فگار)

مہنگائی

اہلِ مریدکے کا احتجاج

لبھدا نئیں کجھو کھنڈ تے آٹا
سُتھن اُدھڑی کُڑتا پاٹا۔
لیڈراں دے لئی شرم دا گھاٹا
روٹی کپڑا ہور مکان
واہ حکومتِ پاکستان